سوال

حدیث کا حکم اور اس کا مطلب

جواب

سوال : حدیث کا حکم اور اس حدیث کا معنی و مطلب سمجھا دیں

ابوہمام ولید بن شجاع بن ولید بغدادی، ولید بن مسلم، اوزاع، یحیی بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدم علیہ السلام کی روح اور جسم تیار ہو رہا تھا۔

جامع ترمذی : جلد دوم : حدیث نمبر 1575 حدیث مرفوع مکررات 1

جواب :

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

قالوا يا رسول الله! متى وجبت لك النبوة؟ قال : «وآدم بين الروح والجسد»
الراوي : أبو هريرة المحدث : الألباني - المصدر : صحيح الترمذي - الصفحة أو الرقم : 3609
خلاصة حكم المحدث : صحيح

کہ انہوں (صحابہ کرام) نے پوچھا : ''یا رسول اللہ! آپ کیلئے نبوت کب واجب (ثابت) ہوئی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا : ''جب آدم ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔''

یعنی اس وقت کہ جب آدم میں جسم اطہر میں روح بھی نہیں ڈالی گئی تھی۔ (تحفۃ الاحوذی)

صحابہ کرام کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ آپ کے نبی بنانے کا فیصلہ کب ہوا تھا؟ جس کا آپ ﷺ نے جواب دیا کہ آدم کے پیدا ہونے سے بھی پہلے۔ کیونکہ یہ چیز اللہ کے علم میں تھی اور اللہ کا علم قدیم اور ازلی ہے۔

جیسا کہ بعض صحیح روایات میں

متى وجبت لك النبوة؟

کی بجائے متیٰ کتبت نبیا ہے، یعنی ''آپ کو نبی کب لکھا گیا ؟'' اور بعض روایات میں ہے :

«انی عند اللہ لمکتوب خاتم النبیین وان آدم لمجندل فی طینتہ»

کہ ''میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھ دیا گیا تھا.....''

جس سے معنیٰ خوب واضح ہو جاتا ہے۔

(۱)

قلت یا رسول اللہ متی کتبت ن بیا قال : وآدم بین الروح والجسد
الراوي : ميسرة الفجر المحدث : الألباني - المصدر : تخريج كتاب السنة - الصفحة أو الرقم : 410
خلاصة حكم المحدث : إسناده صحيح

(۲)

إني عند الله لمكتوب خاتم النبيين وإن آدم لمنجدل في طينته سأنبئكم بأول أمري دعوة أبي إبراهيم وبشرى عيسى ورؤيا أمي رأت حين ولدتني كأنها خرج منها نور أضاءت له قصور الشام
الراوي : العرباض بن سارية المحدث : ابن تيمية - المصدر : الرد على البكري - الصفحة أو الرقم : 61
خلاصة حكم المحدث : إسناده حسن

اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم کے جسدِ اطہر کو پیدا فرمانے کے بعد اور اس میں روح ڈالنے سے پہلے جو کچھ ان کی اولاد میں ہونا تھا وہ لکھ دیا اور ظاہر کر دیا تھا۔ اسی میں نبی کریم ﷺ کی نبوت بھی تھی، جسے لکھ دیا اور ظاہر کر دیا گیا تھا۔ جیسا کہ صحیحین میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے :

« یجمع خلق أحدکم فی بطن أمہ أربعین یوما نطفۃ، ثم یکون علقۃ مثل ذلک، ثم یکون مضغۃ مثل ذلک، ثم یبعث إلیہ ملکا، فیؤمر بأربع کلمات، فیقال : اکتب رزقہ وأجلہ، وعملہ، وشقی أو سعید، ثم ینفخ فیہ الروح»

تو جیسے ماں کے پیٹ میں جنین کے بدن کو پیدا کرنے کے بعد اور اس میں روح پھونکنے سے پہلے اس کا رزق، اجل، اعمال اور شقاوت یا سعادت لکھ دی جاتی ہے، اسی طرح نبی کریم ﷺ کے بارے میں بھی لکھ دیا گیا اور ابھی آدم میں روح نہیں پھونکی گئی تھی۔

واللہ تعالیٰ اعلم!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں :

وقولہ ﷺ : « کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد» وفی لفظ « کتبت نبیا» ، کقولہ ﷺ : «إنی عند اللہ لمکتوب خاتم النبیین، وإن آدم لمنجدل فی طینتہ» فإن اللہ بعد خلق جسد آدم وقبل نفخ الروح فیہ کتب وأظہر ما سیکون من ذریتہ، فکتب نبوۃ محمد وأظہرہا، کما ثبت فی الصحیحین عن النبی ﷺ قال : « یجمع خلق أحدکم فی بطن أمہ أربعین یوما نطفۃ، ثم یکون علقۃ مثل ذلک، ثم یکون مضغۃ مثل ذلک، ثم یبعث إلیہ ملکا، فیؤمر بأربع کلمات، فیقال : اکتب رزقہ وأجلہ، وعملہ، وشقی أو سعید، ثم ینفخ فیہ الروح» ، فقد أخبر ﷺ أنہ بعد أن یخلق بدن الجنین فی بطن أمہ۔

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث